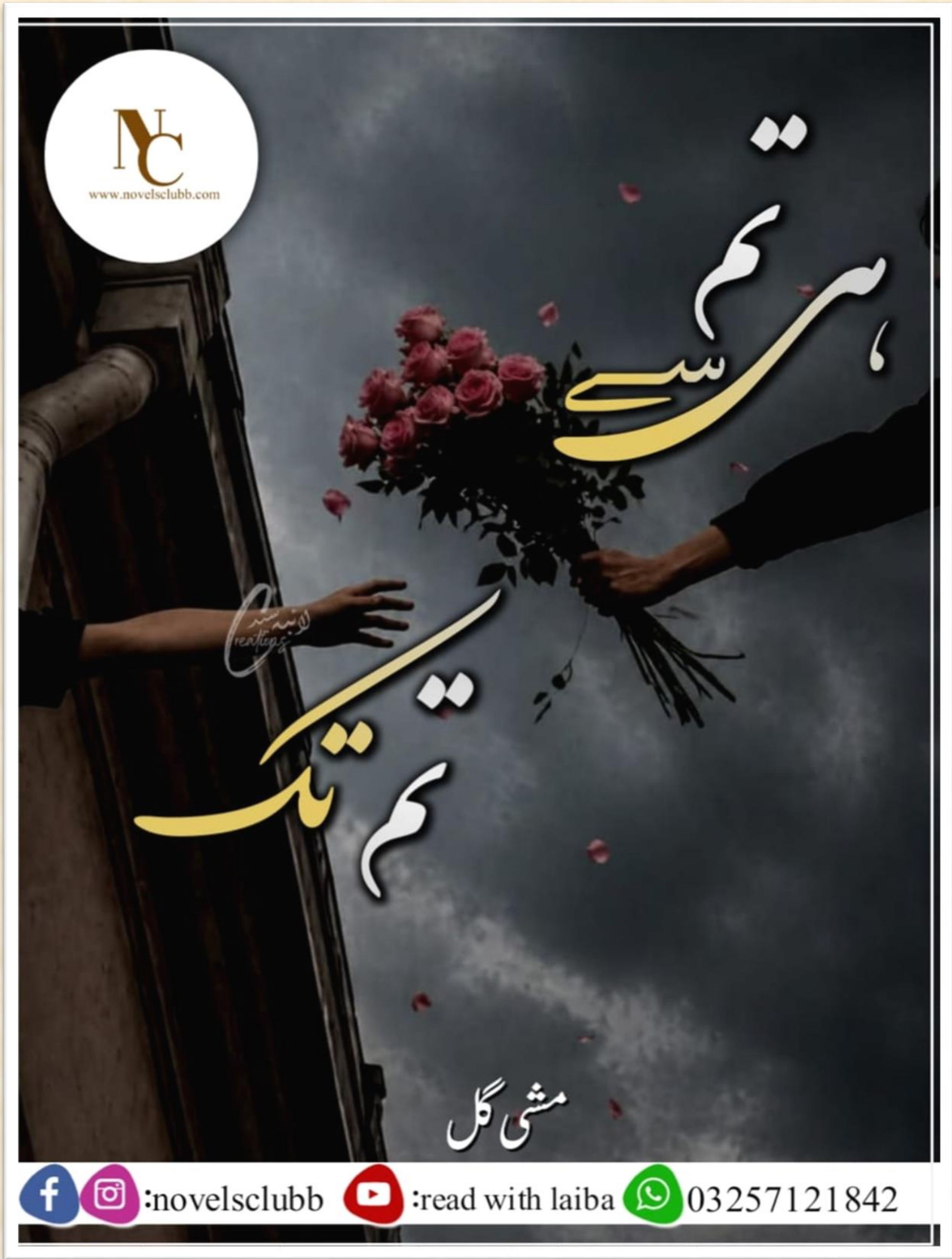
www.novelsclubb.com
تم سے ہی تم تک
مشی گل
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

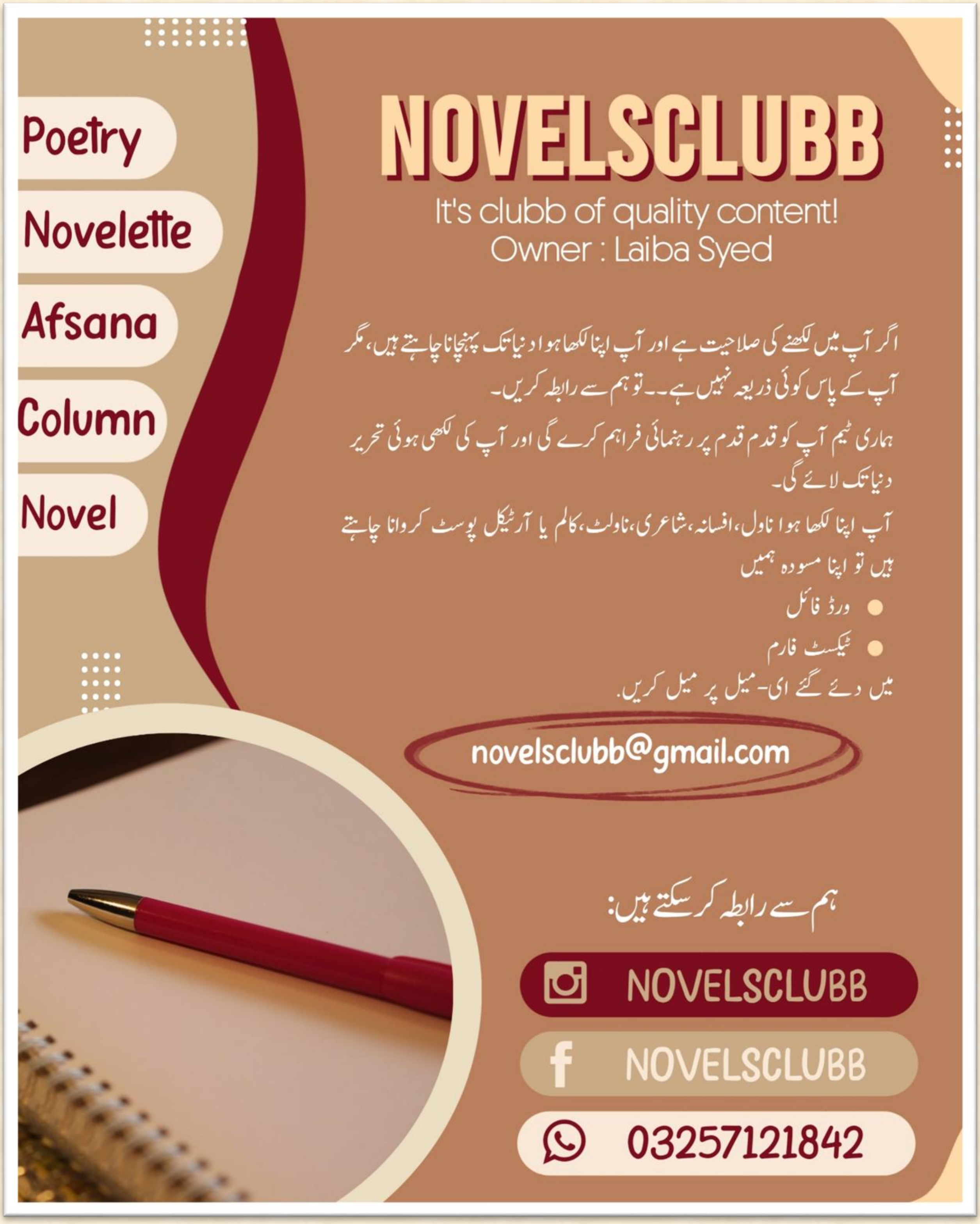
NOVELSCLUBB
It's clubb of quality content!
Owner : Laiba Syed
Poetry
Novelette
Afsana
Column
Novel
اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔
ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔
آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں
ورڈ فائل
ٹیکسٹ فارم
میں دئے گئے ای-میل پر میل کریں.
novelsclubb@gmail.com
ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں:
NOVELSCLUBB
NOVELSCLUBB
03257121842

تم سے ہی تم تک

از قلم

مشی گل

Clubb of Quality Content!

گرمیوں کے وہ دن تھے جب سورج اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ چمک رہا تھا اور ہوا میں ایک عجیب سی مہک گھلی ہوئی تھی۔ ایسے میں شاہ حویلی میں ایک انوکھی چہل پہل کا سماں تھا۔ گویا پوری حویلی کسی خوشگوار انتظار میں سانس روکے بیٹھی ہو۔ آج شاہ حویلی کی اکلوتی لاڈلی بیٹی سال بھر بعد اپنے میکے لوٹنے والی تھی۔

"سب کھانا تیار ہے؟"

ماہین بیگم نے کچن میں قدم رکھتے ہوئے پوچھا۔ ان کے چہرے پر فکر اور خوشی کا انوکھا امتزاج تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"جی بھابھی، سب کچھ تیار ہے۔"

ہانا بیگم نے مسکراہٹ کے ساتھ جواب دیا، ان کی آواز میں گھریلو محبت کی خوشبو تھی۔

"ہم دیکھ لو، کہیں کوئی کمی نہ رہ جائے۔ اتنے عرصے بعد سب اکٹھے ہو رہے ہیں۔"

ماہین بیگم نے دوبارہ تاکید کی، جیسے دل کا بوجھ الفاظ میں ڈھال رہی ہوں۔

"نہیں بھابھی، میں نے سب دیکھ لیا ہے، کوئی کمی نہیں۔ آپ بالکل فکر نہ کریں۔"

ہانا بیگم نے یقین دہانی کرائی۔

"چلو باہر چلتے ہیں، مہمان آنے والے ہیں۔"

ماہین بیگم نے کہا تو ہانا بیگم نے ان کی تقلید میں قدم آگے بڑھائے۔

یہ تھی شاہ حویلی—ایک عظیم الشان حویلی جس کی دیواریں نہ جانے کتنی کہانیاں اپنے سینے میں سموئے ہوئے تھیں۔اس حویلی میں جمیل شاہ درانی رہائش پذیر تھے—ایک باوقار اور رعب دار شخصیت کے مالک۔ان کے دو بیٹے اور ایک بیٹی تھی۔

سب سے بڑے بیٹے **یوسف شاہ درانی**—جن کی شادی ماہین بیگم سے ہوئی تھی۔ان کے دو بچے تھے۔

بڑا بیٹا **علی شاہ درانی۔۔۔**

خاندان کا سب سے خوبصورت اور ذہین مرد۔ قدرت نے جیسے اپنے ہاتھوں سے تراشا ہوا سے —— لمبا قد، گندمی رنگ، تیکھے نقش اور آنکھوں میں ایک ایسی گہرائی جو دیکھنے والے کو بے ساختہ روک لے۔ اٹھائیس سال کی عمر میں ہی اس نے اپنے کاروبار کو آسمان کی بلندیوں تک پہنچا دیا تھا۔ اس کے مزاج میں ایک پُراسرار سنجیدگی پائی جاتی تھی —— وہ کم بولتا، مگر جب بولتا تو ہر لفظ وزنی ہوتا۔ مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر کم آتی تھی، مگر جب آتی تھی تو پوری محفل روشن ہو جاتی تھی۔ علی شاہ درانی —— ایک ایسا نام جو سنتے ہی دل میں ہیبت اور احترام کا جذبہ بیک وقت جنم لیتا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اس سے چھوٹی **ثنا شاہ درانی** —— جو اپنے ایف ایس سی کے پیپر دے رہی تھی، گھر کی لاڈلی اور ہنسی خوشی کا سرچشمہ۔

دوسرے نمبر پر **عزیز شاہ درانی** —— جن کی شادی ہانا بیگم سے ہوئی تھی۔ ان کے تین بچے تھے —— حسن، عمر اور زارا۔ حسن اور علی ہم عمر تھے اور دونوں مل کر کاروبار سنبھال رہے تھے۔ عمر اور زارا یونیورسٹی کے طالب علم تھے۔

سب سے آخر میں تھیں **مہک شاہ درانی**—دونوں بھائیوں کی لاڈلی بہن۔ان کے تین بچے تھے—فہد، ارم اور لیلیٰ۔ فہد اپنے والد کا کاروبار سنبھال رہا تھا۔ مہک شاہ کی شادی لاہور میں ہوئی تھی اور ہر سال گرمیوں کی چھٹیوں میں وہ اسلام آباد اپنے میکے آتی تھیں۔

اور انہی کے ساتھ آنی تھی۔۔۔

ارم شاہ درانی۔۔۔

اکیس سال کی وہ حسین لڑکی جو جیسے چاندنی رات کا ٹکڑا ہو۔ گورا نکھرا رنگ، بڑی بڑی شرارتی آنکھیں جن میں ہر دم ایک طوفان مچلتا رہتا، گلابی ہونٹوں پر ہمہ وقت ایک دلکش مسکراہٹ۔ وہ یونیورسٹی کے دوسرے سال میں تھی—ذہین، خوددار، اور زبان کی ایسی تیز کہ بڑے بڑے سنجیدہ لوگ بھی اس کی باتوں پر مسکرانے پر مجبور ہو جاتے۔ ارم شاہ درانی—ایک ایسا نام جو زبان پر آئے تو خود بخود مسکراہٹ کھل جائے۔

ماہین بیگم اور رہانا بیگم ابھی باتوں میں مصروف تھیں کہ باہر سے گاڑیوں کے رکنے کی آواز آئی۔

"ارے ! لگتا ہے وہ آ گئے۔"

ابھی یہ الفاظ ہوا میں تحلیل بھی نہ ہوئے تھے کہ ارم شاہ گاڑی سے اتری اور دوڑتی ہوئی ماہین بیگم کے گلے سے لپٹ گئی۔

"اہمہ ! ممانی جان ! آپ کو پتہ ہے میں نے آپ کو کتنا مِس کیا؟"
ارم نے ماہین بیگم سے ملتے ہوئے کہا، اس کی آواز میں بچوں جیسی معصومیت تھی۔

"اگر اتنی یاد آ رہی تھی تو آ جاتی میرے پاس۔"
ماہین بیگم نے پیار سے آنکھیں دکھاتے ہوئے کہا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اف ممانی جان! آپ تو جانتی ہیں نا کہ اسٹڈی کتنی ٹف ہو گئی ہے۔سچ میں وقت ہی نہیں ملتا۔ جیسے ہی چھٹیاں ہوئیں، میں دوڑ کر آپ کے پاس چلی آئی۔"

ارم نے منہ بنا کر کہا جس پر ماہین بیگم بے ساختہ مسکرا دیں۔

اس کے بعد ارم نے ہانا بیگم سے ملی اور پھر باقی سب بھی اندر آ گئے۔

حویلی ایک بار پھر زندگی سے بھر گئی۔۔۔

مگر یہ کسی کو نہیں معلوم تھا کہ اس گرمی میں ایک اور آگ بھڑکنے والی ہے۔۔۔

علی شاہ درانی اور **ارم شاہ درانی** کے درمیان۔۔۔

جو پہلے نوک جھونک سے شروع ہو گی۔۔۔اور پھر کسی دن محبت پر آ کر ختم ہو گی۔ 🌹

حویلی میں اس وقت خوشیوں کا سماں تھا۔ ہر طرف ہنسی کی گونج تھی، باتوں کا شور تھا اور ایک ایسی گرم جوشی تھی جو صرف اپنوں کے ملنے سے پیدا ہوتی ہے۔

"ارم آپی! آپ کو پتہ ہے میں کب سے دن گن رہی تھی کہ آپ ہمارے پاس آجائیں اور ہم مل کر خوب مزے کریں۔"
ثنا نے چہکتے ہوئے ارم سے کہا۔ اس کی آنکھوں میں خوشی کے دیے جل رہے تھے۔

"اچھا جی! ایسی بات ہے؟ دیکھنا اب کیسے تم سب لوگوں کی بوریت دور ہو جائے گی میرے آنے سے۔ خوب مزے کریں گے ہم۔"
ارم نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ثنا کو اپنے ساتھ لپٹا لیا۔ دونوں کی ہنسی حویلی کے در و دیوار سے ٹکرا کر واپس آئی جیسے حویلی بھی ان کی خوشی میں شریک ہو۔

شام کی دستر خوان پر سب جمع تھے۔ دستر خوان پر طرح طرح کے کھانوں کی خوشبو پھیلی ہوئی تھی اور ہر چہرے پر اطمینان و خوشی کے آثار تھے۔

جمیل شاہ درانی— جنہیں سب **آغا جان** کہہ کر پکارتے تھے— صدارتی کرسی پر تشریف فرما تھے۔ ان کی شخصیت میں ایک ایسا رعب تھا جو بغیر کسی کوشش کے خود بخود محسوس ہوتا تھا، مگر ان کی آنکھوں میں اپنے پوتے پوتیوں کے لیے بے پناہ محبت بھی جھلکتی تھی۔

"اور بتاؤ فہد، تمہارا کاروبار کیسا جا رہا ہے؟"

انہوں نے اپنے نواسے سے سوال کیا، آواز میں شفقت اور دلچسپی دونوں تھیں۔

"بہت اچھا جا رہا ہے آغا جان۔"

فہد نے مسکرا کر جواب دیا، اس کے چہرے پر فخر اور ادب کا حسین ملاپ تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"اچھی بات ہے، اللہ پاک تمہیں کامیاب کرے۔ محنت کرتے رہو، منزل خود چل کر آتی ہے۔"

آغا جان نے دعائیہ لہجے میں کہا۔

اور میز کے ایک کونے میں **علی شاہ درانی** خاموشی سے بیٹھا تھا۔ کھانا کھاتے ہوئے بھی اس کی آنکھیں اپنے فون کی اسکرین پر تھیں—کاروباری پیغامات، اعداد و شمار، فیصلے۔ اس کی دنیا ہمیشہ سنجیدگی میں لپٹی رہتی تھی۔

اور ٹھیک اسی وقت میز کے دوسری طرف سے ایک ہنسی کی لہر اٹھی۔

ارم شاہ درانی ثنا سے کچھ کہہ کر بے ساختہ ہنس پڑی تھی—وہ ہنسی جو فضا میں گھل جائے، جو سننے والے کو بھی مسکرانے پر مجبور کر دے۔

علی کی نظر انجانے میں اس طرف اٹھ گئی۔

ایک لمحے کے لیے۔۔۔بس ایک لمحے کے لیے۔۔۔

پھر اس نے نظریں واپس اپنے فون پر کر لیں۔ چہرہ پہلے کی طرح سنجیدہ۔ مگر نہ جانے کیوں اس لمحے اس کے ہاتھ ایک پل کے لیے رک گئے تھے۔۔۔🌹

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اگلی صبح حویلی میں چڑیوں کی چہچہاہٹ کے ساتھ ایک نئے دن کا آغاز ہوا۔ ناشتے کی میز پر سب جمع تھے۔ ارم صبح سویرے تازہ دم ہو کر آئی تھی——سفید سوٹ میں ملبوس، بالوں کو ڈھیلا سا باندھے، آنکھوں میں وہی شرارت جو اس کی پہچان تھی۔

وہ آکر بیٹھنے ہی والی تھی کہ اس کی نظر پڑی—اس کی کرسی پر **علی شاہ درانی** کا کوٹ پڑا ہوا تھا۔

ارم نے ایک لمحے کو کوٹ دیکھا، پھر علی کو دیکھا جو بالکل بے نیازی سے اخبار پڑھنے میں مصروف تھا۔

ارم نے بغیر کچھ کہے کوٹ اٹھایا اور پاس والی خالی کرسی پر رکھ دیا اور خود بیٹھ گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علی کی نظر اخبار سے اٹھی۔

"یہ میری کرسی تھی۔"

اس نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

"تھی۔"

ارم نے اتنی ہی سادگی سے جواب دیا اور چائے کا کپ اٹھالیا۔

علی نے ایک لمحے کو اسے دیکھا۔ پھر خاموشی سے اپنا کوٹ اٹھایا اور دوسری کرسی پر بیٹھ گیا۔

ثنا نے یہ سب دیکھا اور مشکل سے اپنی ہنسی روکی۔

دوپہر کو لان میں بیٹھک جمی ہوئی تھی۔ حسن، عمر، فہد اور زارا سب گپ شپ میں مصروف تھے۔ ارم اور ثنا بھی ان کے ساتھ آ بیٹھی تھیں۔ کچھ دیر بعد علی بھی وہاں آیا اور ایک طرف بیٹھ کر لیپ ٹاپ کھول لیا۔

"بھائی یار، چھٹی کا دن ہے، تھوڑا آرام کرو۔"

حسن نے کہا۔

"کاروبار چھٹی نہیں مانتا۔"

علی نے بغیر نظر اٹھائے جواب دیا۔

"واہ! کیا فلسفہ ہے۔"

ارم نے بے ساختہ کہا۔

علی کی نظریں لیپ ٹاپ سے اٹھ کر ارم پر ٹک گئیں۔

"کچھ کہا آپ نے؟"

"جی، کہا کہ واہ! کیا فلسفہ ہے۔ کاروبار چھٹی نہیں مانتا—بالکل ایسے جیسے کچھ لوگ انسانیت نہیں مانتے۔"

ارم نے مسکراتے ہوئے کہا۔

ایک لمحے کے لیے خاموشی چھا گئی۔

"انسانیت اور فضول باتوں میں فرق ہوتا ہے۔"

علی نے سرد لہجے میں کہا اور واپس لیپ ٹاپ پر نظریں جمالیں۔

ارم کے ہونٹوں پر ایک تیکھی مسکراہٹ آئی۔

"اور کام اور بے حسی میں بھی فرق ہوتا ہے — مگر لگتا ہے کچھ لوگوں کو یہ فرق سمجھانا ذرا مشکل کام ہے۔"

حسن نے کھانسی میں اپنی ہنسی چھپائی۔ زارا نے منہ پھیر لیا۔ فہد اچانک آسمان میں بہت دلچسپی لینے لگا۔

علی نے لیپ ٹاپ بند کیا۔ ارم کو ایک لمحے کو دیکھا — اس کی آنکھوں میں نہ غصہ تھا، نہ حیرانی — بس ایک پُراسرار سکوت۔

پھر وہ اٹھ کر چلا گیا۔

ارم نے پیچھے سے اس کی جاتی ہوئی پشت کو دیکھا۔

"واہ، یہ بھی کوئی بات کرنے کا طریقہ ہے۔"

اس نے ثنا سے سرگوشی کی۔

"ارم آپی، بھائی ہمیشہ ایسے ہی ہیں۔"

ثنا نے دبی آواز میں کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تو پھر کسی دن انہیں ٹھیک کرنا پڑے گا۔"

ارم نے چائے کا آخری گھونٹ لیتے ہوئے کہا—لہجے میں شرارت تھی۔

مگر انہیں کیا پتہ تھا کہ یہ چھوٹی چھوٹی نوک جھونک ایک دن کسی اور ہی کہانی کی بنیاد بن جائے گی۔۔۔🌹

اگلے دن گھر میں کیرم بورڈ کی محفل جمی تھی۔ حسن اور فہد ایک طرف تھے، ارم اور عمر دوسری طرف۔

"علی بھائی آؤ، ہمارے ساتھ کھیلو۔"

زارا نے کہا۔

"مجھے فضول کاموں میں دلچسپی نہیں۔"

علی نے سوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ڈر گئے؟"

ارم کی آواز آئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

سب نے ایک ساتھ ارم کو دیکھا۔ وہ بالکل سادہ چہرے سے کیرم بورڈ سیٹ کر رہی تھی۔

"کیا کہا؟"

علی نے سیدھے ہو کر پوچھا۔

"میں نے کہا—ڈر گئے؟ یا پھر بس یہی کہنا تھا کہ ہارنے کا خوف ہے اس لیے کھیلتے نہیں؟"

ارم نے معصومیت سے آنکھیں جھپکاتے ہوئے کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علی اٹھ کر آیا اور زمین پر بیٹھ گیا۔

"شرط لگاتے ہیں؟"

اس نے ٹھنڈے لہجے میں کہا۔

ارم کے چہرے پر ایک فاتحانہ مسکراہٹ آئی—مگر اندر ہی اندر دل نے ایک لمحے کو دھڑکنا چھوڑ دیا۔

"کیسی شرط؟"

"اگر میں جیتا—تو آپ تین دن کوئی فضول بات نہیں کریں گی۔"

"اور اگر میں جیتی؟"

علی نے ایک لمحے کو سوچا۔

"تو جو مانگیں گی وہ ملے گا۔"

ارم نے ہاتھ آگے بڑھایا۔

"منظور ہے۔"

کھیل شروع ہوا۔ پوری محفل سانس روکے دیکھ رہی تھی۔ ارم کا ہاتھ تیز تھا، مگر علی اس سے بھی تیز نکلا۔

آخری گوٹی گری— علی کی جیت تھی۔

کمرے میں خاموشی چھا گئی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

ارم نے ایک لمحے کو علی کو دیکھا— اس کے چہرے پر جیت کا کوئی غرور نہ تھا، بس وہی پُراسرار خاموشی۔

"تین دن۔"

علی نے صرف اتنا کہا اور اٹھ کر چلا گیا۔

ارم نے پیچھے سے زبان نکالی جو صرف ثنا نے دیکھی—اور ثنا کے قہقہے سے حویلی ایک بار پھر گونج اٹھی۔🌹

تین دن گزر گئے تھے۔

ارم نے شرط کے مطابق تین دن خاموشی اختیار کیے رکھی—البتہ یہ خاموشی بھی اتنی شور مچاتی تھی کہ گھر والے حیران تھے۔ جب منہ سے بول نہیں سکتی تھی تو آنکھوں سے بولتی، ہاتھوں سے بولتی، اور اپنے تاثرات سے پوری کتاب لکھ دیتی۔

علی نے ایک بار بھی پلٹ کر نہیں دیکھا—یا شاید دیکھا اور ظاہر نہ ہونے دیا۔

چوتھے دن دوپہر کو ماہین بیگم اپنے کمرے میں بیٹھی تھیں۔ گھر میں قدرے سکون تھا——بچے ادھر ادھر تھے، مرد باہر گئے ہوئے تھے۔ انہوں نے ارم کو بلا بھیجا۔

ارم آئی تو ماہین بیگم نے پیار سے اسے اپنے پاس بٹھایا۔

"ارم بیٹا، ممانی سے کوئی بات چھپاتے ہیں؟"

"نہیں ممانی جان، آپ سے کیا چھپانا۔"
ارم نے معصومیت سے کہا۔

ماہین بیگم مسکرائیں——ایک گہری، جاننے والی مسکراہٹ۔

"بیٹا، تم بڑی ہو گئی ہو۔ تمہاری امی سے بھی بات ہوئی ہے ہماری۔ ہم سوچ رہے تھے کہ۔۔۔"
انہوں نے ذرا رک کر کہا۔

"کہ تمہارا رشتہ ہمارے علی کے لیے مانگیں۔"

ایک لمحے کے لیے کمرے میں بالکل سناٹا چھا گیا۔

ارم کی آنکھیں پہلے چھوٹی ہوئیں، پھر بڑی ہوئیں، پھر اتنی بڑی ہوئیں جتنی ہو سکتی تھیں۔

"م۔۔۔ ممانی جان؟"

"جی بیٹا۔"

"وہ۔۔۔ وہ علی جو ہر وقت اخبار پڑھتا ہے؟"

"ہاں۔"

"وہ علی جو مجھ سے کہتا ہے کہ فضول باتیں مت کرو؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

"ہاں بیٹا وہی۔"

"وہ علی جو ہنستا ہی نہیں؟"

"ارم۔۔۔"

ماہین بیگم نے دبی ہنسی کے ساتھ کہا۔

"ممانی جان! میں اس گھر میں بہو بن کر آؤں گی یا قیدی؟!"

ارم نے اپنا چہرہ تکیے میں چھپا لیا۔

ماہین بیگم کھل کر ہنس پڑیں۔

"ارے پگلی! علی بہت اچھا لڑکا ہے—بس تھوڑا سنجیدہ ہے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"تھوڑا؟!"

ارم نے تکیے سے منہ نکال کر کہا۔

"ممانی جان، وہ اتنا سنجیدہ ہے کہ اگر کوئی لطیفہ بھی سنائے تو شاید جواب دے—'ہمم، منطقی نہیں ہے۔'"

ماہین بیگم کے آنسو نکل آئے ہنستے ہنستے۔

"تم نہ ارم—بس سوچ لو، ممانی کو منع مت کروا بھی۔"

Clubb of Quality Content

ارم نے گہری سانس لی، ماہین بیگم کو دیکھا اور پھر آہستہ سے کہا۔

"ممانی جان، آپ کی بات کو کبھی نہیں ٹالا—مگر یہ علی شاہ درانی۔۔۔وہ مجھے انسان بھی سمجھتے ہیں یا نہیں، پہلے یہ پتہ کریں۔"

ماہین بیگم مسکراتی رہیں—خاموشی سے، جیسے کوئی بات پہلے سے جانتی ہوں۔

اسی شام چھت پر ہوا خنک تھی اور آسمان پر ستارے بکھرے ہوئے تھے۔ علی اکیلا کھڑا دور کہیں دیکھ رہا تھا۔

پیچھے سے قدموں کی آہٹ آئی۔

اس نے مڑ کر دیکھا—ارم تھی۔

دونوں کی نظریں ملیں، پھر ارم نے نظریں چرا لیں اور ریلنگ کے دوسرے کونے میں جا کر کھڑی ہو گئی۔

تھوڑی دیر خاموشی رہی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

پھر ارم سے رہا نہ گیا۔

"آپ کو پتہ ہے ممانی جان نے آج مجھ سے کیا کہا؟"

علی نے جواب نہ دیا۔

"انہوں نے کہا کہ۔۔۔ کہ میرا رشتہ آپ کے لیے۔۔۔"

ارم رکی، پھر جلدی سے بولی—

"خیر چھوڑیں، بس ہنسی آگئی مجھے۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علی نے اسے دیکھا—ایک لمبی، پُراسرار نگاہ سے۔

"کیوں؟"

"کیوں کیا؟"

"ہنسی کیوں آئی؟"

ارم نے اسے دیکھا—کیا واقعی وہ پوچھ رہے ہیں؟

"اس لیے کہ۔۔۔ کہ ہم دونوں بالکل مختلف ہیں۔ آپ سنجیدہ، میں پاگل۔ آپ خاموش، میں شور۔ آپ ٹھنڈے، میں آگ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے بھلا؟"

علی نے ایک لمحے کو آسمان کی طرف دیکھا، پھر آہستہ سے کہا—

"آگ اور ٹھنڈک ساتھ ہوں تو بھاپ بنتی ہے—طاقت پیدا ہوتی ہے۔"

ارم نے منہ کھولا، پھر بند کیا۔

پھر کھولا—پھر بند کیا۔

علی نے پلٹ کر جانا شروع کیا۔

"یہ۔۔۔یہ آپ نے کیا کہا ابھی؟"

ارم نے پیچھے سے آواز دی۔

علی رکا — مگر مڑا نہیں۔

"سوچ لیں۔"

بس یہ دو لفظ کہے اور چلا گیا۔

ارم وہیں کھڑی رہی — ستاروں تلے، ہوا میں — اور نہ جانے کیوں اس کا دل معمول سے ذرا تیز دھڑک رہا تھا۔

"آگ اور ٹھنڈک۔۔۔"

اس نے سرگوشی میں دہرایا۔

اور پھر خود پر جھنجھلا کر ریلنگ تھپتھپائی——

"ارم شاہ درانی! ہوش کرو!" 🌹

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

رات گہری ہو چکی تھی۔ حویلی میں سکون چھایا ہوا تھا——بس کہیں دور جھینگروں کی آواز تھی اور ہلکی ہوا کا گزر۔

ماہین بیگم اپنے کمرے میں بیٹھی تسبیح پھیر رہی تھیں کہ دروازے پر دستک ہوئی۔

"آجاؤ۔"

دروازہ کھلا — علی تھا۔

ماہین بیگم کے چہرے پر محبت بھری مسکراہٹ آگئی۔ علی ان کا بڑا بیٹا تھا — خاموش، سنجیدہ، مگر دل کا بہت نرم۔

"آ بیٹا، بیٹھو۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

علی آکر ان کے پاس بیٹھ گیا۔ کچھ دیر خاموشی رہی — وہ خاموشی جو ماں اور بیٹے کے درمیان بھی بہت کچھ کہہ جاتی ہے۔

ماہین بیگم نے اسے دیکھا۔

"کیا بات ہے؟ آج میرے پاس خود چل کر آئے ہو — ضرور کوئی بات ہے۔"

علی نے ہلکی سی سانس لی۔

"امی، آپ نے ارم سے بات کی تھی؟"

ماہین بیگم کی آنکھوں میں چمک آئی— مگر انہوں نے ظاہر نہ ہونے دیا۔

"ہاں، کی تھی۔ تو؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

علی کچھ دیر خاموش رہا۔ اس کی نظریں فرش پر تھیں— جیسے الفاظ ڈھونڈ رہا ہو۔

"وہ۔۔۔ وہ ٹھیک ہے۔"

ماہین بیگم مسکرائیں۔

"بس ؟ بیٹے کی یہی رائے ہے ؟"

علی نے ایک لمحے کو چھت کو دیکھا، پھر آہستہ سے کہا——

"وہ اور لڑکیوں جیسی نہیں ہے۔اپنی بات کہتی ہے، سامنے کہتی ہے۔بناوٹ نہیں ہے اس میں۔"

"اور؟"

ماہین بیگم نے آہستہ سے پوچھا۔

علی کے ہونٹوں پر ایک انتہائی ہلکی، انتہائی نادر مسکراہٹ آئی——

"اور۔۔۔شور مچاتی ہے، مگر اس شور میں ایک خوشی ہے جو گھر کو زندہ رکھتی ہے۔"

ماہین بیگم کی آنکھیں بھر آئیں——خوشی سے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

انہوں نے اپنے بیٹے کا ہاتھ تھاما۔

"علی، تم نے آج اتنا کہا—یہ بہت ہے میرے لیے۔"

علی نے نظریں اٹھائیں۔

"امی، اگر آپ اور ابو مناسب سمجھیں—تو مجھے کوئی اعتراض نہیں۔"

Clubb of Quality Content

یہ علی شاہ درانی کا انداز تھا—کم الفاظ، مگر ہر لفظ ایک فیصلہ۔

ماہین بیگم نے اپنے بیٹے کو گلے لگا لیا—

"اللہ تمہیں خوش رکھے میرے بچے۔"

ادھر اسی رات—

ارم اپنے کمرے میں لیٹی چھت کو گھور رہی تھی۔ لیلیٰ پاس ہی سو چکی تھی، مگر ارم کی آنکھوں میں نیند کہاں تھی۔

"آگ اور ٹھنڈک۔۔۔"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ لائن بار بار ذہن میں آ رہی تھی۔ جتنی دور کرو، اتنی قریب آ جائے۔

"یہ کیا ہو رہا ہے مجھے؟"

اس نے خود سے پوچھا۔

اس نے کروٹ بدلی۔

آنکھیں بند کیں۔

مگر بند آنکھوں کے پیچھے وہی پُراسرار خاموش چہرہ تھا— علی شاہ درانی کا چہرہ۔

"نہیں نہیں نہیں۔"

ارم نے تکیہ منہ پر رکھ لیا۔

"ارم شاہ درانی یہ تم کیا سوچ رہی ہو— یہ وہی ہے جس نے تمہیں تین دن خاموش رکھا، جو ہر وقت سنجیدہ رہتا ہے، جو—"

Clubb of Quality Content

پھر ایک لمحے کے لیے رکی۔

ذہن میں وہ رات آئی— ستاروں تلے، ٹھنڈی ہوائیں، وہ دو لفظ—

"سوچ لیں۔"

ارم نے آہستہ سے تکیہ ہٹایا۔

"اللہ میاں، یہ کیا چکر ہے؟"

اس نے سرگوشی میں کہااور کروٹ لے کر آنکھیں موندلیں — مگر ہونٹوں پر انجانے میں ایک ہلکی سی مسکراہٹ تھی۔🌹

کچھ دن بعد حویلی میں ایک نئی خوشی کی تیاری شروع ہوئی۔

آغا جان نے فیصلہ کیا — جب دونوں طرف سے رضامندی ہے تو دیر کیسی؟

مہک شاہ کی آنکھیں خوشی سے بھیگ گئیں جب ماہین بیگم نے انہیں بتایا۔

"میری ارم۔۔۔"

بس اتنا کہہ سکیں اور آنسو بول پڑے۔

نکاح کا دن آیا۔

حویلی پھولوں سے سجی تھی—سفید اور گلابی پھول، خوشبو سے بھرپور فضا، اور ہر طرف خوشی کا ایک سمندر۔

ارم سفید جوڑے میں ملبوس تھی—سر پر دوپٹہ، آنکھوں میں ہلکی سی شرم، اور ہونٹوں پر وہ مسکراہٹ جو اس کی پہچان تھی مگر آج ذرا مختلف تھی—ذرا نرم، ذرا گہری۔

قاضی صاحب نے ارم سے پوچھا—

"ارم شاہ درانی، کیا آپ کو علی شاہ درانی سے نکاح قبول ہے؟"

ارم کا دل ایک لمحے کو رکا—

پھر اس کے ذہن میں آیا— چھت پر وہ رات، ستارے، ٹھنڈی ہوا، اور وہ الفاظ—

"آگ اور ٹھنڈک ساتھ ہوں تو طاقت پیدا ہوتی ہے۔"

ارم کے ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی—

"قبول ہے۔"

ادھر علی نے جب *"قبول ہے"* کہا—

تو پہلی بار اس کے چہرے پر وہ مسکراہٹ آئی جو پوری محفل نے دیکھی—

وہ مسکراہٹ جو صرف ارم لا سکتی تھی۔

حسن نے فہد کو کہنی ماری—

"یار، بھائی مسکرا رہے ہیں—آج کی تاریخ یاد رکھنا۔"

فہد نے ہنستے ہوئے کہا—

"گواہ رہنا!" 🌹

نکاح ہو گیا تھا۔

دو مختلف روحیں ایک دھاگے میں پرو دی گئی تھیں —

ایک آگ، ایک ٹھنڈک —

اور ان دونوں کی کہانی ابھی شروع ہوئی تھی۔۔۔

نکاح کو تین دن گزر چکے تھے۔

ارم کے لیے یہ تین دن انتہائی عجیب تھے — نہ پوری طرح خوشی، نہ پوری طرح گھبراہٹ۔ ایک انوکھی کیفیت تھی جو دل میں گھر کر گئی تھی۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

اور سب سے عجیب بات یہ تھی کہ علی شاہ درانی — جو ہمیشہ بے نیاز رہتے تھے — اب کبھی کبھی بے وجہ نظر آ جاتے تھے۔

صبح کا وقت تھا۔

ارم باغ میں بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی — یا پڑھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ دراصل ایک ہی سطر تھی جو پچھلے دس منٹ سے پڑھ رہی تھی مگر ذہن میں اتر نہیں رہی تھی۔

پیچھے سے قدموں کی آواز آئی۔

ارم نے مڑ کر دیکھا — علی تھے۔ ہاتھ میں چائے کے دو کپ تھے۔

ارم کی آنکھیں پھیل گئیں۔

علی نے بغیر کچھ کہے ایک کپ اس کے سامنے رکھا اور پاس والی کرسی پر بیٹھ گئے۔

ارم نے کپ کو دیکھا، پھر علی کو دیکھا۔

"آپ نے۔۔۔ میرے لیے چائے لائے؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ صبح سے باہر بیٹھی ہیں—— ٹھنڈ ہے۔"

علی نے سادہ لہجے میں کہا، نظریں دور باغ پر۔

ارم کے دل میں کچھ ہلا۔

"شکریہ۔"

اس نے آہستہ سے کہا۔

"تشکرم۔"

علی نے اتنی ہی آہستگی سے جواب دیا۔

ارم رک گئی۔

"یہ آپ نے کیا کہا؟"

"پشتو میں شکریہ۔"

علی نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

ارم نے ایک لمحے کو اسے دیکھا—پھر مسکرا دی۔

"تو کیا آپ مجھے پشتو سکھائیں گے؟"

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

علی نے پہلی بار اسے سیدھا دیکھا—

"سیکھنا چاہتی ہیں؟"

"جی—آپ کی زبان آنی چاہیے مجھے۔"

علی کچھ نہ بولے—بس ان کے چہرے پر وہ نادر مسکراہٹ آئی جو صرف ارم دیکھ پاتی تھی۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

دوپہر کو—

ارم کمرے میں آئی تو دیکھا—میز پر ایک کتاب رکھی ہے۔

اس نے اٹھا کر دیکھا—**"پشتو زبان—ابتدائی سبق"**

ارم کے ہونٹوں پر ایک لمبی مسکراہٹ کھل گئی۔

اس نے کتاب سینے سے لگا لی—

"علی شاہ درانی—آپ اتنے اچھے کیوں ہیں؟"
اس نے سرگوشی میں کہا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

شام کو چھت پر—

ارم ستاروں کو دیکھ رہی تھی۔ علی پاس آکر کھڑے ہوئے۔

"کتاب ملی؟"

"جی ملی۔"

ارم نے مسکرا کر کہا۔

"مگر ایک بات بتائیں— کیا آپ ہمیشہ ایسے ہی ہیں؟"

"کیسے؟"

"بغیر کہے سب سمجھ لیتے ہیں؟"

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

علی نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی—

"کچھ لوگ الفاظ سے بولتے ہیں— کچھ لوگ آنکھوں سے۔ آپ آنکھوں سے بولتی ہیں۔"

ارم کا دل ایک دھڑکن کے لیے رک گیا۔

"اور آپ؟"

اس نے آہستہ سے پوچھا۔

علی نے اسے دیکھا——وہ گہری، پُراسرار نگاہ——

"میں خاموشی سے بولتا ہوں——مگر جو سننا جانتا ہے، وہ سن لیتا ہے۔"

ارم نے نظریں چرا لیں——دل کی دھڑکن بے قابو ہو رہی تھی۔

Clubb of Quality Content!

ایک رات——

بجلی چلی گئی۔ پوری حویلی اندھیرے میں ڈوب گئی۔

ارم کو اندھیرے سے ڈر لگتا تھا——یہ بات صرف وہ جانتی تھی۔

مگر ابھی دروازے پر دستک ہوئی——

اس نے کانپتے ہاتھوں سے دروازہ کھولا——باہر علی کھڑے تھے۔ہاتھ میں موم بتی تھی۔

ارم نے انہیں دیکھا——آنکھوں میں حیرانی اور کچھ اور بھی تھا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"آپ کو اندھیرے سے ڈر لگتا ہے۔"

علی نے کہا——سوال نہیں تھا، بیان تھا۔

"آپ کو کیسے پتہ؟"

ارم نے دھیرے سے پوچھا۔

علی نے موم بتی اسے تھمائی——

"میں نے کہا تھا نا—میں خاموشی سے سنتا ہوں۔"

ارم نے موم بتی تھامی—ان کی انگلیاں ایک لمحے کو ملیں—

اور اس ایک لمحے میں ارم کو سمجھ آ گیا—

یہ محبت ہے۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

وہ محبت جو شور نہیں مچاتی—بس روشنی بن کر آتی ہے اندھیرے میں۔🌹

اگلی صبح—

ارم ناشتے کی میز پر بیٹھی تھی۔ علی آئے تو ارم نے بغیر کچھ کہے ان کی پلیٹ میں ان کی پسندیدہ چیز رکھ دی۔

علی نے اسے دیکھا۔

ارم نے اوپر دیکھا—

"آپ نے بتایا نہیں تھا مجھے—مگر میں نے سن لیا۔"

علی کی آنکھوں میں ایک چمک آئی—

"مننه۔"

"مننه۔"

ارم نے فوراً جواب دیا—پشتو میں—

Clubb of Quality Content

اور علی کے چہرے پر وہ مسکراہٹ آئی جو پوری حویلی کو روشن کردے۔۔۔

حسن دور سے یہ منظر دیکھ رہا تھا۔اس نے چائے کا کپ رکھا اور آہستہ سے کہا۔۔۔

"یار فہد۔۔۔آگ اور ٹھنڈک مل گئے۔" 🌹

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

اور سچ میں۔۔۔

علی شاہ درانی اور ارم شاہ درانی۔۔۔

ایک دوسرے کے لیے بنے تھے۔۔۔
۔۔۔وہ جو بولے بغیر سمجھے

——وہ جو شور میں روشنی ڈھونڈے

🌹_تم سے ہی——تم تک

ایک سال کا عرصہ گزر گیا تھا۔

novelsclubb@gmail
www.novelsclubb.com
IG: @novelsclubb

کیسے گزرا—پچھ پتہ ہی نہ چلا۔ وہ ایک سال جیسے ایک خواب تھا—ادھورا، مگر میٹھا۔ ملاقاتیں کم تھیں، باتیں کم تھیں، مگر جو تھا وہ اتنا گہرا تھا کہ دل سے محو نہ ہو سکا۔

اور پھر وہ دن آیا جس کا انتظار دو دلوں نے خاموشی سے کیا تھا۔

ارم آج رخصت ہو کر شاہ حویلی آگئی تھی۔

کمرہ پھولوں کی خوشبو سے مہک رہا تھا۔ موم بتیوں کی نرم روشنی دیواروں پر رقص کر رہی تھی۔ ارم دلہن بنی بیٹھی تھی—سرخ جوڑے میں، ہاتھوں میں مہندی، سر پر دوپٹہ—اور دل میں ایک عجیب سی بے چینی جو نہ خوف تھی، نہ خوشی—بس ایک انتظار تھا۔

علی شاہ درانی کا انتظار۔

اتنے میں دروازہ کھلا—اور علی اندر داخل ہوا۔ سفید شلوار قمیص میں ملبوس، بالوں میں ہلکی سی ترتیب، اور آنکھوں میں—آنکھوں میں آج وہ پُراسرار سکوت نہیں تھا—آج وہاں محبت کے چراغ جل رہے تھے۔

علی نے ارم کو دیکھا—ایک لمبی، گہری نظر سے۔ پھر آہستہ سے قریب آیا اور بیٹھ گیا۔

ناولز کلب
Clubb of Quality Content

"السلام علیکم—کیسی ہیں محترمہ؟"

"وعلیکم السلام۔"
ارم نے دھیرے سے کہا، نظریں جھکی ہوئی تھیں۔

"پھر کیسا لگ رہا ہے میری دلہن بن کر آپ کو؟"
علی نے آنکھوں میں محبت کے چراغ لیے پوچھا۔

"سچ بتاؤں تو بہت نروس ہوں۔ کچھ سمجھ نہیں آ رہا۔"

علی نے ہلکی سی سانس لی——اور پہلی بار اس کی آواز میں وہ سرد لہجہ دور رہا——

"جانتا ہوں——یہ وقت ہی ایسا ہوتا ہے۔"

پھر اس نے ارم کی طرف دیکھا——وہ نگاہ جو ہزار الفاظ کہہ جائے——

"میں کوشش کروں گا تمہیں مجھ سے کوئی شکایت نہ ہو۔"

یہ کہتے ہوئے علی نے آہستہ سے جھک کر ارم کے ماتھے پر ایک نرم بوسہ دیا۔

ارم کی آنکھیں بھر آئیں——انجانے میں۔ دل نے ایک ایسی دھڑکن محسوس کی جو پہلے کبھی نہیں ہوئی تھی—— گرم، نرم، اور بے حد محفوظ۔

علی نے آہستہ سے اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا—اور اس کی انگلی میں چمکتی ہوئی ڈائمنڈ رنگ پر نرمی سے انگلی پھیری۔

"کیسی لگی؟"

"بہت حسین۔"
ارم نے آہستہ سے جواب دیا۔

کچھ دیر خاموشی رہی—مگر وہ خاموشی جو بوجھل نہیں تھی، بلکہ نرم تھی، گرم تھی—جیسے کوئی پرانا دوست پاس بیٹھا ہو۔

"آج مجھے اپنی بیگم سے کچھ کہنا ہے۔"

ارم نے اسے دیکھا۔ علی نے ایک لمحے کو توقف کیا— پھر پشتو میں کہا—

"محرمہ، محترمہ— ستا قربان شم۔"

"یہ کیا مطلب ہے؟"

علی نے اسے دیکھا— وہ نگاہ جو پہلی بار پوری طرح کھلی تھی—

"اس کا مطلب ہے— محترمہ، میں آپ پر قربان ہوں۔"

ایک لمحے کے لیے پوری دنیا رک گئی۔

ارم کے گالوں پر سرخی چڑھ آئی—وہ نظریں چرانا چاہتی تھی مگر نہ چرا سکی۔ علی کی آنکھوں میں آج وہ بات تھی جو ایک سال سے خاموشی میں پلتی رہی تھی—محبت۔

وہ محبت جو الفاظ کی محتاج نہیں تھی—مگر آج الفاظ بن کر آئی تھی۔

ارم نے آہستہ سے اپنی نظریں اٹھائیں—

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

"تو کیا میں بھی پشتو میں جواب دے سکتی ہوں؟"

علی نے حیرانی سے اسے دیکھا۔ارم نے مسکراہٹ کے ساتھ کہا—

"ستامینہ کووم۔"

"یہ تم نے کب سیکھا؟"

"جب سے آپ نے وہ کتاب دی تھی—تب سے۔ میں نے سوچا تھا کہ ایک دن آپ کو آپ کی ہی زبان میں جواب دوں گی۔"

علی کچھ نہ بول سکا—پہلی بار—علی شاہ درانی کے پاس الفاظ نہیں تھے۔

اس نے بس ارم کو دیکھا—اور اس کی آنکھوں میں وہ سب کچھ تھا جو زبان کہہ نہیں سکتی۔

باہر حویلی میں رات گہری ہو رہی تھی۔ ستارے آسمان پر چمک رہے تھے—وہی ستارے جن کے نیچے ایک رات دو لوگوں نے پہلی بار ایک دوسرے کو محسوس کیا تھا۔

اور آج—وہی دو لوگ ایک چھت تلے تھے۔

ہمیشہ کے لیے۔

علی شاہ درانی اور ارم شاہ درانی—

ایک آگ، ایک ٹھنڈک—

جو ملے تو طاقت بنے—

جو بولے بغیر سمجھے—

جو شور میں روشنی ڈھونڈے—

تم سے ہی—تم تک 🌹

"ستامینہ کووم"

(پشتو: میں تم سے محبت کرتی ہوں)

ناولز کلب
Clubb of Quality Content!

مزید بہترین ناول/افسانے/آرٹیکل/مختصر کہانیاں اور معیاری شاعری پڑھنے کے لئے

نیچے دیئے گئے لنک پر کلک کریں۔

شکریہ!

www.novelsclubb.com

ہماری ایپ ڈاؤنلوڈ کریں اور رسائی حاصل کریں بے شمار مزے دار ناولوں تک

Download our app

بہترین کوالٹی کی کتب شائع کروانے کے لئے اس نمبر پر رابطہ کریں۔

03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری،ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842